سوال

بسلہ کن(02)ف

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قبروں پر قبوں کے متعلق فیصلہ کن صورت

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة الله وبركاته!

والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

قبروں پر قبوں کے متعلق فیصلہ کن صورت

حنفیہ کے نزدیک بالاتفاق ایک مسلمہ اصول ہے کہ مسئلہ وہی صحیح ہے۔ جو امام اعظم ابو حنیفہ نے فرمایا ہو۔ دلیل اُس کی معلوم نہ ہو تو بھی واجب العمل ہے۔ دلیل معلوم ہو تو نور علی نور اصول فقہ کی مستند اور مسلم کتاب توضیح میں حنفی مقلد کا طریق کا استدلال یوں لکھا ہے۔

اما المقلد فالدليل عنده قول المجتهد فالمقلد يقول هذا الحكم ثابت عندي لانه ادي اليه راي ابي حنيفة وكل ما ادي اليه راي ابي (توضيح مطبوعہ مصر ص 2122)

یعنی حنفی مقلد کی طرز استدلال یوں ہے کہ وہ کہے کہ فلاں مسئلہ میرے نزدیک اس لئے صحیح ہے کہ امام ابو حنیفہ نے فرمایا ہے جو امام نے فرمایا بس وہی میرے نزدیک صحیح ہے۔

ں کے سامنے رکھ کر برادران حنیفہ امام ابو حنفیہ کا فتویٰ اس بارے میں سنیں! صاحب رد المختار لکھتے ہیں۔

ِ حنيفة نكره ان يبنيعليه (اي القبر) بناء من بيت اوقبة او نحو ذلك لما روي جابر نهي رسول الله صلى الله عليه وسلم عن تجصيص القبور وال يكتب عليها وان يبني عليه سلم (شامی مطبوعہ مصر جلد اول ص 267 باب الصلوٰۃ الجنائز)

ِ ابو حنیفہ مکروہ جانتے تھے قبر پر کسی کا مکان یا قبہ بنانا۔ کیونکہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے قبروں کو چونہ سے پختہ بنانے اور ان پر کچھ لکھنے اور عمارت بنانے سے۔

اسی روایت کی بناء پر امام شافعیؒ کا قول ہے۔

رايت (نووی بشرح مسلم جلد اول ص 312)

ئؒ کہتے ہیں۔ میں نے مکہ شریف میں دیکھا ہے۔ کہ قبروں پر جو کچھ بنایا جاتا تھا۔ آئمہ یعنی حکام اُس ک گرانے کا حکم دیتے تھے۔

ہ آیا ہے جو قبر بلند ہو اسے گرا دو یہ اس فعل کی تائید کرتا ہے۔ مقلدین خصوصاً حنفیہ کرام میں امام ابو حنیفہ کے قول کی تردید کی نہ سکت ہے۔ نہ اس کی تائید کی حاجت کیونکہ وہ ان کے نزدیک حجت شرعیہ ہے۔ جس سے انحراف کرنے والوں اور تردید کرنے والوں کے حق میں ایک شعر پڑھا جاتا ہے۔ جو عموماً پختہ مز

فلعنة ربنا اعداد رمل

علی من رد قول ابی حنيفة

یعنی جو امام ابو حنیفہ کا قول رد کرے اس پر ریت کے ذروں جتنی لعنتیں ہوں۔

پھر یہ کیسے ممکن ہے۔ کہ ایک حنفی مقلد قبروں کے مسئلہ میں امام صاحب کا فتویٰ ہوتے ہوئے۔ کسی ایرے غیرے کی طرف تاکے یا انتظار کرے مثل مشہور ہے۔

الصباح يغني عن المصباح

صبح کی روشنی میں چراغ کا کیا کام

ئی اصول کے مطابق تو یہی خیال ہو سکتا ہے۔ کہ امام ابو حنیفہ کے فتوے کا کوئی حنفی رد نہیں کر سکتا لیکن امرت سر میں ایک حنفی عالم ایسے بھی ہیں۔ جنہوں نے اس خیال کو غلط ثابت کر دیا۔ اس عالم نے ایک رسالہ شائع کیا ہے جس کا نام ہے۔ ازالۃ الرین والمین۔ اس میں سوال وجواب کی صورت میں مضمون

سوال۔

فرمایا ہے۔ کہ قبر پر چونہ نہ لگایا جائے اور مٹی سے لیپائی بھی نہ کی جائے۔ اور اس پر کوئی بنیاد بھی کھڑی نہ کی جائے۔

اس سوال کا جواب فاضل مصنف نے جو دیا ہے وہ قابل توجہ اہل انصاف ہے۔ فرماتے ہیں۔

جواب۔

ب) کا کہنا بالکل حدیث کے مطابق ہے۔ اور اصل حکم یہی ہے۔ اور آپ چونکہ نہایت متقی اور پرہیز گار تھے۔ اس لئے آپ کی روایات اصلی احکام پر مشتمل ہیں۔ کہ جن کو اسلام میں عظیمت کہتے ہیں۔ مگر دوسری سم کے مسائل بھی ہیں کہ جن میں ضرورت زمانہ اور تبدیل حالات کے مدنظر رکھ کر حکم دیا جاتا۔

جواب الجواب۔

صنف نے اس جواب میں ایک اصولی مسئلے کی طرف اشارہ کیا ہے جو علم واصول میں مذکور ہے ۔ آپ کے جواب کا مطلب یہ ہے کہ امام ابوحنفیہ صاحب سے جو روایت پختہ قبر اور قبے بنانے کی آئی ہے ۔ وہ بجائے خود صحیح ہے مگر عظیمت ہے ۔ اور قبہ بنانا رخصت ہے ۔

اس لئے عزیمت اور رخصت کی اصطلاح اور حکم ہم کتب اصول فقہ سے دکھا کر فاضل مصنف کی غلطی پر اطلاع دیتے ہیں ۔

صول نے احکام کی دو قسمیں کی ہیں ۔ ایک عزیمت دوسری رخصت عزیمت جس کا دوسرا نام ضروری ہے ۔ وہ حکم ہے جس جس

1 ۔ کون سلف صالحین صحابہ یا تابعین؟

کا سبب موجود ہو اور حکم بحال ہو ۔ جیسے اقرار توحید اور ماہ صیام میں روزے کا رکھنا وغیرہ اس کے خلاف رخصت ہے ۔ یعنی وہ حکم جس کا سبب موجود ہو ۔ اور بوجہ کسی عارضے کے وجوب ملتوی ہو جیسے مجبوری کی حالت میں کلمہ کفر زبان پر جاری کر کے بچ جانا اور سفر میں روزہ نہ رکھنا ان دونوں قسموں کی بابت علما

حکمہ ان الاخذ بالعزیمۃ اولی (نور الانوار ص170)

سی عزیمت کے مقابلہ میں رخصت آئی ہو ۔ اُس جگہ بھی عزیمت (جانب وجوب) پر عمل کرنا بہتر ہے ۔ یہ تو ہے علماء اصول کا فیصلہ عزیمت اور رخصت کی بابت جس کا نتیجہ صاف یہ ہے کہ قبہ بنانا اگر رخصت بھی ہوتا ہم نہ بنانا بہتر ہے ۔ پھر خفگی کیا ۔

اصل جواب ۔

صل بات یہ ہے کہ جس طرح عظیمت کا ثبوت شرع سے ہوتا ہے ۔ رخصت کا ثبوت بھی شرع سے ہے ۔ یعنی شریعت ہی بتائے کہ کہ یہ ضروری کام فلاں وقت میں تمہارے حق میں ملتوی ہے ۔ ورنہ اس طرح تو ضروری ہے ۔ ضروری حکم پر بھی یہ حجت ہو سکتی ہے کہ اس کے لئے رخصت بھی ہے ۔ مثلانما

چونکہ رخصت کے مدعی کے ذمہ رخصت کا ثبوت دینا ضروری ہے ۔ مصنف موصوف نے بھی اس فرض کو خود محسوس کیا ہے ۔ اس لئے اس فرض سے سبکدوش ہونے کی راہ آپ نے وہ اختیار کی جو حقیقتاً اس فرض کی ادائیگی کی راہ نہیں ہے ۔ کیونکہ آپ کا فرض تھا کہ شرع شریف میں قبر پختہ اور قبہ بنانے کی

،جناب!

کیا امام ابوحنفیہ سے سالہا سال بعد کا فعل ادلہ شرعیہ میں کوئی دلیل ہے ۔ یہ کہنا کہ امام صاحب کے شاگرد موجود تھے ۔ انہوں نے منع نہیں کیا ۔ خود ثبوت طلب ہے بتایا جائے کہ کون کون شاگرد تھا ۔ اور اُس نے خوشی سے خاموشی کی ۔

ایک سوال ۔

یے رخصتی اصحاب سے ہم ایک سوال کرتے ہیں ۔ کیا آپ لوگ جو مقلد ہیں ۔ آپ صرف امام ابوحنیفہ کے مقلد ہیں ۔ یا اس تقلید میں کسی اور کی بھی شرکت ہے ۔ حالانکہ مقلد کا یہ اصول ہے ۔

شرکت غم بھی نہیں چاہتی غیرت میری

غیر کی ہو رہے یا شب فرقت میری

ن!

نف کا جواب تو آپ لوگوں نے سن لیا اب سنئے علماء مخول اور مقبول حنفیہ کرام کیا فرماتے ہیں ۔

فتاویٰ علماء حنفیہ کرام بابت حرمت قبہ جات

سید الطائفہ حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی سے سوال ہوا جو مع جواب درج زیل ہے ۔

بر 94 معہ تصدق علماء ۔ دیوبند ۔ سہارن پور ۔ میرٹھ دہلی وغیرہ

سوال ۔

پختہ بنانا اور اُن پر عمارات وقبہ وروشنی وفرش وفروش وغیرہ جو کچھ کہ لوگ بیان کرتے ہیں ۔ قابل بیان نہیں ۔ حالانکہ امور مذکورہ کے منع شدید میں احادیث صحیحہ وارد ہیں ۔ اور فاعلین پر رسول اللہ ﷺ نے اللہ کی لعنت فرمائی ہے ۔ مگر پھر لوگ تکذیب احادیث کر کے اپنے فعل کی حجت پر قبور انبیاءً بالخصوص رسہ

جواب ۔

میں ممانعت ان امور کی وارد ہیں ۔ پھر کسی کے فعل سے وہ جائز نہیں ہوسکتے ۔ اور اعتبار قرآن وحدیث وقول مجتہدین کا ہے ۔ نہ افعال خلاف شرع کا اگر عرب میں اور حرمین میں امور غیر مشروعہ خلاف کتاب وسنت رائج ہو گئے ۔ تو جواز اُن کا نہیں ہوسکتا ۔ اور جو وہاں ان بدعات کو کوئی منع نہ کر سکے تو یہ حجت جوا

مدیق بر فتویٰ ہذا از علماء دیوبند اور سہارنپور مدرسہ مظاہر علوم الجواب صحیح

عزیز الرحمٰن مفتی دار العلوم دیوبند ۔

ن عثمانی معین الافتاء بدار العلوم دیوبند ۔ سراج احمد مدرس دار العلوم دیوبند ۔ مسعود احمد دار العلوم دیوبند اعزاز علی مدرس دار العلوم دیوبند ۔ ۔ ۔ ۔ الجواب صحیح ۔ عبد اللطیف مدرس مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۔ عنایت الٰہی متمم مدرسہ مظاہر علوم ۔ الجواب صحیح ۔ خلیل احمد ۔ (مدرس اعلیٰ مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور) ا

تصدیق علماء حنفیہ شہر میرٹھ

الجواب صواب وضدہ خطاء کفایت اللہ گنگوہی مدرسہ اسلامیہ عرب میرٹھ ۔

واب صحیح وخلافہ غلط فاحش لا یصغی الیہ لانہ خلاف کتاب اللہ وسنت رسولہ وانکاز رائجا شائعا الکثرۃ الجہل

و نصر حبیب اللہ مدرس مدرسہ دار العلوم جامع مسجد شہر میرٹھ ۔ حشمت علی مدرس مدرسہ دار العلوم جامع مسجد شہر میرٹھ

ہذا ہو الحق والحق احق ان یتبع

محمد مبارک حسین مدرس اول مدرسہ دار العلوم شہر میرٹھ جامع مسجد الجواب صحیح السید احمد مدرس مدرسہ دار العلوم جامع مسجد میرٹھ اظہر الدین مدرس دار العلوم میرٹھ جامع مسجد

از مولانا اشرف علی تھانوی

تصیح مسئلہ ہذا

عن جابر نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یجصص القبر وان یبنی علیہ وان یکتب علیہ عن ابی حنیفۃ یکرہ ان یبنی علیہ بناء من بیت اوقبۃ او نحو ذلک لما روي جابر

ان روایات حدیثہ وفقیہ اور خود صاحب مذہب سے اس بناء کی کراہت ومخالفت ثابت ہوتی ہے۔ محمد اشرف علی تھانوی بھون ضلع مظفر نگر۔

ص156۔ (حافظ عبدالرحمن مدرس مدرسہ عربیہ امروہہ)

علماء حنفیہ دہلی کی تصدیق۔

ریں پختہ بنانا اور قبروں پر قبے بنانا سب منکرات شرعیہ میں داخل ہیں۔ محمد کفایت اللہ۔ مدرس مدرسہ امینیہ دہلی۔ وحید حیدر حسین ایضا۔ ابو عامر عبدالحکیم صدیقی دہلی دفتر جمعیۃ العلماء نورالحسن مدرس مدرسہ حسین (دہلی) صحیح الجواب محمد اسحاق۔ ولایت احمد مدرس مدرسہ عالیہ فتح پوری دہلی۔

(ماخوز از اخبار الجمیۃ دہلی مورخہ 2 ستمبر 25 عیسوی ص6)

ربات!

یہ ہے کہ قبروں کا پختہ بنانا اور اُن پر قبے تعمیر کرنا خلاف قرآن وحدیث اور خلاف مذہب حنفی اور مخالف فتاوائے علماء کرام ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ جو کام ناجائز ہے۔ اس کا جاری رکھنا بھی ناجائز ہے۔ جیسے نماز بے وضو پڑھنا۔ ناجائز ہے۔ اسی طرح شروع کر کے اسے جاری رکھنا بھی ناجائز ہے۔

نتیجہ صاف ہے۔

کہ قبروں پر اگر قبے بنائے گئے ہیں۔ تو با اختیار شخص ان کو گرادے تو حرج نہیں۔ کیونکہ حدیث شریف میں ہے۔

من راي منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ وان لم یستطع فبلسانہ وان لم یستطع فبقلبہ ولیس وراء ذلک من الایمان

ئ ناجائز کام دیکھے اگر اُس کو اختیار اور طاقت ہے۔ تو اسے ہاتھ سے بدلے (یہ درجہ ذی اختیار اشخاص کا ہے جن کے ایسا نہ کرنے پر فتنہ فساد نہ ہو) اور اگر ہاتھ کی طاقت نہیں تو زبان سے روکے۔ (یہ درجہ عالم علماء واعظین کا ہے۔) اور اگر کسی کے جبر وظلم کے دباؤ میں زبان سے بھی نہیں روک سکتا۔ تو دل ہی

اج نجدیہ نے:

ملہ مکرمہ میں قبروں اور مزارات پر سے قبے گرائے تو اسی حدیث کے ماتحت گرائے ہوں گے۔

ں کو کہا گیا کہ تمہارے ایسا کرنے پر ہندوستان مسلمان خفا ہوں گے۔ تو انہوں نے کہا کہ ہمیں اس کام میں خدا کی رضا منظور ہے۔ سچ ہے۔

ہو گیا کیا دشمن اگر سارا جہاں ہو جائے گا۔

جب کہ وہ با مہر ہم پر مہرباں ہو جائے گا۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد12 ص17-24

محدث فتویٰ